Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۵ شعبان ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۲ وفا ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۵۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کیلئے احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت کے نشان دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اخاء/ اکتوبر میں منعقد ہوگا۔

ناظمین اضلاع/ اعلیٰ و زعماء اعلیٰ/ زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری، فزکس، ریاضی اور جغرافیہ کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایم ایڈ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

الٰہی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کئی گنا بڑھ جاتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ (البقرہ : ۲۶۲)

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا" (بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اُسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام:-

"متّقی کی ایک اور علامت بیان فرمائی وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں کیونکہ عام طور پر یہ فطرتِ انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آجاوے تو کچھ نہ کچھ اُسے ضرور دے دیتا ہے گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آکر صدا کی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دیگا۔ یہ امر زیرِ ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصّہ ہے"!

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۸)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبد الحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ر شعبان ۱۳۹۸ھ
۱۲ر وفا ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی ایک بہت بڑی خوش نصیبی

جو لوگ مامور من اللہ پر ایمان لا کر اُس کے اعیان و انصار میں شامل ہو جاتے ہیں انہیں ابتداءً خدا تعالیٰ کی راہ میں غلبۂ حق کی خاطر قربانیاں پیش کرنا پڑتی ہیں۔ یہ اُن پر خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہوتا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کا موقع عطا کیا جاتا ہے کیونکہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ان پر خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، انعاموں اور کامیابیوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں کو جنہیں قربانیاں پیش کرنے کا موقع عطا کیا جائے خوش نصیب قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کی ایک بہت بڑی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

هَاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

(محمد آیت ۳۹)

ترجمہ:- (اے مومنو!) سنو! تم وہ (خوش نصیب) لوگ ہو جنہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جب مومنوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کے لئے بلایا جائے تو یہ امر اُن کی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تو غنی ہے اُسے کسی کے مال کی ضرورت نہیں۔ وہ اگر مومنوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کا موقعہ عنایت کرتا ہے تو اس لئے کہ وہ اُن کی اس قربانی پر خوش ہو کر انہیں اجرِ عظیم سے نوازے اور وہ اجر اس دنیا میں اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے مومنوں کے مال کو اور بڑھاتا ہے اور انہیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر مال عطا کرتا ہے۔ اگر مومن اپنی اس خوش بختی کی قدر نہ کرتے ہوئے بخل سے کام لیں تو پھر خدا تعالیٰ انہیں اس خوش بختی سے محروم کر دیتا ہے اور اُن کی جگہ ایسے مومنوں کو لے آتا ہے جو اُن جیسے بخیل نہیں ہوتے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنا مال پیش کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ خوش بختی اُن نئے مومنوں کی طرف منتقل کر دی جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں انفاق فی سبیل اللہ کو مومنوں کی بہت بڑی خوش بختی قرار دیا ہے وہاں ساتھ ہی انہیں خبردار بھی فرمایا ہے کہ:-

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ (محمد آیت ۳۹)

ترجمہ:- اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے (یعنی اپنے آپ کو ایک بہت بڑی خوش نصیبی سے محروم کرتا ہے) ورنہ اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح (بخل کرنیوالے) نہیں ہوں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں کو اُس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کا موقع عطا کرنا اُن کی بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ اندریں صورت جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اپنے مال کو موقع میسر آنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا وہ نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو بہت بڑی خوش نصیبی سے محروم کرتا ہے بلکہ اپنی بد بختی پر خود مُہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی مومن سب سے زیادہ فکر اس بات کی رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے آپ کو اس کے نتیجہ میں میسر آنے والی خوش نصیبی کا مستحق بنائیں اور وہ اس خیال سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ کہیں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے آپ کو اس خوش بختی سے محروم نہ کر لیں اور اس کی بجائے بد بختی نہ سہیڑ لیں۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شیطان ہی ہوتا ہے جو انسان کو انفاق فی سبیل اللہ کا موقع پیدا ہونے پر محتاجی سے ڈرا کر بخل کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرح اسے بد بختی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شیطان کے اس خطرناک حربے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (البقرہ آیات ۲۶۹ تا ۲۷۱)

ترجمہ:- شیطان تمہیں (خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے پر) محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے (انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں) ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے (جس کے نتیجہ میں وہ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتا) اور جسے حکمت عطا کی گئی ہو تو (سمجھو کہ) اسے ایک بہت ہی نفع رساں چیز مل گئی۔ اور (یاد رہے کہ) عقلمندوں کے سوا نصیحت بھی کوئی حاصل نہیں کیا کرتا۔ اور جو کچھ بھی تم (خدا کے لئے) خرچ کرو یا جو کچھ بھی تم نذر مانو تو اللہ اسے یقیناً جانتا ہے (وہ تمہیں اس کا نیک بدلہ دیگا) اور (انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانے والے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے ہچکچاتے اور دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں وہ شیطان کے ورغلانے کے زیرِ اثر ایسا کرتے ہیں۔ ان کے کم عقل اور بیوقوف ہونے میں کوئی شک نہیں ہوتا کیونکہ وہ شیطان کے فریب میں آکر اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑے فضل سے اپنے آپ کو محروم کر کے خوش نصیبی کو دھکا دیتے اور بد بختی کو سہیڑتے ہیں۔ الغرض حقیقی مومنوں کی یہ ایک بہت بڑی خوش بختی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل خاص کے ماتحت انہیں اپنے اموال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع دیتا اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کے مالوں کو بڑھا کر اور ان میں فوق العادت برکت ڈال کر انہیں اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازتا ہے۔ ان کی یہ خوش بختی ان کی عقلمندی اور دانشوری پر دلالت کرتی ہے

یہ خوش بختی اور عقلمندی و دانشوری اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کو امتیازی نشان کے طور پر عطا فرمائی ہے۔ وہ ہمیشہ خدمت کے مقاماتِ محمود کی تلاش میں رہتے ہیں اور سال بھر اس امر پر نگاہ رکھتے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات، تحریک جدید اور اسی طرح **وقفِ جدید** کے چندوں اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے مالی وعدوں کی ادائیگی میں ان سے کوئی سُستی اور غفلت نہ ہونے پائے۔ وہ جانتے ہیں کہ جب تک وہ اپنی ہر ذمہ داری کما حقّہٗ ادا نہیں کریں گے وہ خوش بختی کے مستحق ٹھہر کر عند اللہ سرخرو قرار نہیں پا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نوع کی مالی قربانیوں میں ہر سال ان کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ امسال بھی ان کا قدم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آگے ہی بڑھے گا۔

اس توقع کا خاص طور پر اظہار کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ **وقفِ جدید** کے سالِ رواں کے چھ ماہ گزرنے کے بعد چندہ جات کی وصولی کا جائزہ لینے کے نتیجہ میں وقفِ جدید کی آمد میں کسی قدر کمی کا رجحان محسوس کیا گیا ہے۔ بعض دوسری تحریکات اور دیگر مالی ذمہ داریوں کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کی وجہ سے احباب جماعت کے وقفِ جدید کے چندوں کی ادائیگی میں وقتی طور پر تو کمی کا رجحان رونما ہو سکتا ہے لیکن ہم یہ باور کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ احباب اس نہایت اہم تحریک کی مالی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں غفلت کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران اور احباب جماعت اپنے **وقفِ جدید** کے وعدوں اور ان کی وصولی کی رفتار کا جائزہ لے کر اس کی طرف پوری سرگرمی اور مستعدی سے متوجہ ہوں گے اور نہ صرف کمی کے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

حُسن و احسان اور اُس کی تاثیرات

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل، ربوہ

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو منتخب فرماتا ہے تو اپنے تعلق کے اظہار اور ثبوت کے لئے اس سے خارق عادت سلوک فرماتا ہے۔ اس کے لئے اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اسے قبل از وقوع بعض امور کی خبر دیتا ہے اور یہ امور ذات باری تعالیٰ کے تعلق کی علامت ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقربین بارگاہ الٰہیہ کی علامات اپنی کتاب سیرت الابدال اور علامات المقربین میں بیان فرمائی ہیں۔

خدا کے محبوب بندوں کی ایک علامت خود ان کی ذات اور شخصیت ہوتی ہے۔ وہ مقناطیسی قوت رکھتے ہیں۔ ان کا خلق قلوب کو مسخر کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرہ اور وجود میں ایسا جذب رکھا ہوتا ہے کہ جسے روحانیت کا ذرہ بھی چاشنی نصیب ہو وہ اسے دیکھ لیتا ہے۔ یہ اثر، یہ جذب، یہ کشش صرف ان سے حسن ظن رکھنے والوں کو ہی نظر نہیں آتا۔ کبھی ان کو بھی نظر آ جاتا ہے جنہوں نے بد نظری سے ان کو دیکھا ہو اور کسی قسم کی پیشگی حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ امام غزالی رح اپنی کتاب عوارف القدس میں ان مقربین بارگاہ الٰہیہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"نبی فطرۃً معتدل مزاج اور پاکیزہ صورت ہوتا ہے اس کی اٹھان اور زینت عمدہ ہوتی ہے اس میں شریفانہ اخلاق پائے جاتے ہیں۔ اس کے چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ حلم، وقار، تواضع، راست گوئی، دیانتداری اس کی خصلت ہوتی ہے۔ وہ بد تمیزی کے رذائل اور لغو باتوں سے بُعد ہوتا ہے۔ عفو، احسان، صلۂ رحم، حفظ غیب، حسن جوار اعانت مظلوم یہ تمام اوصاف اس میں بالطبع پائے جاتے ہیں۔ وہ بالطبع اچھی باتوں کو پسند اور بُری باتوں سے نفرت کرتا ہے۔ وہ مغرور، جابر، وحشت خو اور کج خلق نہیں ہوتا۔ چپ رہتا ہے تو شکوہ اور اس کا رعب چھا جاتا ہے۔ بات کرتا ہے تو اس پر کوئی گرفت نہیں کر سکتا۔ اس کی حرکات و سکون دونوں میں متعبد کی پائی جاتی ہے تمام لوگ طوعاً و کرہاً اس کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رض کے حالات کو میں نے بغور اور بار بار مطالعہ کیا ہے۔ ان خوش نصیب افراد کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تقدیر تھی جو انہیں کھینچ کر مسیح پاک ع کے قدموں میں لے گئی۔ ایک جذب اور کشش تھی جو مقناطیسی قوت کی طرح ان کو ہضم کر گئی۔ شاہی طبیب، عاشق قرآن جہاندیدہ، سرد و گرم چشیدہ حضرت مولانا نور الدین صاحب رض جب قادیان آئے تو اپنے وطن بھیرہ میں اپنا مکان بنوا رہے تھے۔ آپ بٹالہ سے ڈاک کا ٹانگہ لے کر قادیان پہنچے۔ لیکن مسیح پاک ع کی ایک نگاہ ان کے دل کے پار ہو گئی اور پھر وہ قادیان کے ہی ہو رہے۔

فاضل دیوبند مولانا سید سرور شاہ صاحب رض ایڈورڈ کالج پشاور میں معلم تھے معقول تنخواہ لیتے تھے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر معمولی گزارہ پر مسیح پاک ع کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

مالیر کوٹلہ کے حکمران خاندان کے چشم و چراغ نواب محمد علی خان صاحب محلات کو چھوڑ کر کچے کمروں میں مسیح پاک ع کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔

منشی اروڑے خان صاحب رض کپورتھلوی معمولی ملازمت سے نائب تحصیلدار کے منصب پر پہنچے۔ ملازمت کی مدت پوری ہوئی تو ریاست کے وزیر اعظم کے اصرار کے باوجود در مسیح پاک ع پر حاضر ہو گئے اور وزیر اعظم کے یہ پوچھنے پر "منشی تم فقیر ہو گئے" یہی جواب دیا۔ "ہاں صاحب میں فقیر ہو گیا"

جگت سنگھ جو بھائی عبد الرحیم کہلائے ہرشنید رجو بھائی عبد الرحیم کہلائے۔ مہر سنگھ جو ماسٹر عبد الرحمن کے نام سے موسوم ہوئے، کشن چند شرما جو عبد الرحیم شرما کہلائے۔ یہ سب اس مسیح کے دیوانے تھے۔ یہ سب اس منہ کے بھوکے تھے۔ انہیں کس نے جذب کر لیا؟ وہ مسیح پاک ع کا حسن و احسان تھا۔ وہ منور چہرہ تھا جو ان کو اپنا بنا گیا اور اس نے ایسا کھینچا کہ پھر یہ وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ کوئی خوف، کوئی لالچ، پھر ان کو اس در اور نور سے دور نہ کر سکا۔

بے شک مسیح پاک ع کے دامن سے وہ بھی وابستہ ہوئے جنہوں نے آپ ع کے دعویٰ کے دلائل کا موازنہ کیا۔ انہوں نے قرآن پر غور کیا اور مسیح ناصری کی وفات کے قائل ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی ہدایت اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا مسیح پاک ع کا کلام مطالعہ کیا اور مسیح پاک پر ایمان لے آئے۔ آپ پر ایمان لانے والے وہ بھی تھے جنہوں نے آپ کی استجابت دعا کو پرکھا اور ایمان لائے جیسے عطا محمد صاحب پٹواری سکنہ ونجواں کہ جن کے ہاں بارہ سال سے کسی بیوی میں سے کسی سے اولاد نہ تھی اور یہ شرط کر کے کہ بڑی بیوی کے بطن سے ہی بچہ ہو اور بچہ بھی لڑکا ہو اور جب مسیح پاک ع کی دعا کے نتیجہ میں ایسا ہی ظہور میں آیا تو وہ آپ پر ایمان لائے۔

طاعون کے ایام میں خدا کی نشان نمائی کے نتیجہ میں بھی لوگ احمدیت کی آغوش میں آئے۔ رمضان میں سورج و چاند کے گرہن کو دیکھ کر بھی آپ ع کے دامن سے لوگ وابستہ ہوئے لیکن آج کی صحبت میں صرف ان لوگوں کا بیان مقصود ہے جو اس چہرہ کو دیکھ کر پکار اٹھے کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں۔ جو اس نور کی تاب نہ لا کر حلقہ ارادت میں آ گئے جو اس مقناطیسی قوت سے کھنچے چلے آئے جو مقناطیسی قوت خدا اپنے مقربین اور پیاروں میں رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ع پر ایمان لانے والے ایک بزرگ محمد علی ولد گامے خان شکار ماچھیاں بیان کرتے ہیں کہ:-

"ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں تقریر فرمائی پھر بیٹھ گئے اور ہم لوگ آپ کو مٹھی چاپی کرنے لگے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے جو نور خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اسے میں اگر پہاڑ پر بھی لے جاؤں تو شخص اپنی کوششوں سے اسے پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتا اور اگر اسے زمین کے نیچے چھپانا چاہوں تو یہ چھپ نہیں سکتا اسے خدا تعالیٰ خود ظاہر فرمائے گا اور کوئی طاقت اسے روک نہ سکے گی۔ اس وقت دو پیسہ فی کس ماہوار چندہ تھا۔"

(رجسٹر روایات ۱۲ صفحہ ۱۹۰)

آیئے دیکھیئے یہ نور کس طرح پھیلا۔ اس نے کس طرح دلوں کی ظلمات کے پردے چاک کئے عالمی شہرت رکھنے والے بین الاقوامی عدالت کے جج مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:-

"میں ان دنوں سکول میں پڑھا کرتا تھا لیکن مدرسہ کی پڑھائی کے علاوہ میرے والد صاحب قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کے لئے مجھے ایک مولوی صاحب کے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔ اس دوران آہستہ آہستہ یہ چرچا ہونے لگا کہ میرے والد صاحب احمدیت کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور شاید احمدی ہو جائیں گے۔ جن مولوی صاحب کے ہاں میں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا ان کے شاگردوں میں بھی کبھی کبھی یہ ذکر آ جاتا تھا اور دوسرے طالب علم مجھے طنزاً کہا کرتے تھے کہ تمہارے والد صاحب مرزائی ہونے والے ہیں۔ اور مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں اس کا یہ جواب دیا کرتا تھا کہ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں تو میں اپنے مولوی صاحب کے خیالات کی پیروی کروں گا۔ اپنے والد صاحب کے خیالات کی پابندی نہیں کروں گا۔

شروع ستمبر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں لاہور میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ ۳ ستمبر کے روز ان کا لیکچر اسلام کے منڈوے میں ہوا۔ والد صاحب مجھے بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ میری عمر اس وقت ساڑھے گیارہ سال کی تھی لیکن وہ منظر مجھے خوب یاد ہے۔ مجھے سٹیج پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرسی کے قریب ہی جگہ مل گئی اور میں قریباً تمام وقت آپ ہی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا گو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے لیکچر بھی توجہ سے سنا ہوگا یا کم از کم اور بھی توجہ سے پڑھا ہوگا کیونکہ اس لیکچر کے بعض حصے اس وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں لیکن میری توجہ زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہی۔ آپؑ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے اور ایک سفید رومال آپؑ کے ہاتھ میں تھا جو اکثر وقت آپؑ کے چہرہ مبارک کے نچلے حصہ پر رکھا رہا تھا۔

میرے دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی۔ جو اثر میرے دل پر اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے اور ایک ایسی محبت میرے دل میں آپؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لئے حضور علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؑ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور یہی اثر آج تک میرے لئے حضورؑ کے دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۴۹-۵۰)

ظاہر ہے کہ محترم چوہدری صاحب اس وقت احمدی نہ تھے لیکن وہ اس چہرہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی قوت جذب اور کشش نے انہیں اپنا گرویدہ کر لیا۔

(۲)

حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ مفتی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمایا کہ :۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب مردانی کے ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفہ اول سے علاج کے واسطے یہاں قادیان آیا۔ یہ شخص سلسلہ کا سخت دشمن تھا اور بصد مشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا تھا۔ مگر اس نے میاں محمد یوسف صاحب سے یہ شرط کر لی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلہ سے باہر کوئی مکان لے دینا اور میں کبھی اس محلہ میں داخل نہیں ہوں گا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلہ سے باہر ٹھہرا اور حضرت مولوی صاحبؓ کا علاج ہوتا رہا۔ جب کچھ دنوں کے بعد اسے کچھ افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ میاں محمد یوسف نے اس سے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہو۔ ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ اس نے انکار کیا۔ میاں صاحب نے اصرار سے اٹھایا تو اس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے جاؤ کہ وہاں کوئی احمدی نہ ہو اور نہ مرزا صاحب ہوں چنانچہ میاں محمد یوسف صاحب ایسا وقت دیکھ کر اسے مسجد مبارک میں لائے۔ مگر قدرت خدا کی کہ ادھر اس نے مسجد میں قدم رکھا اور ادھر حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضورؑ کسی کام کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ اس شخص کی نظر حضورؑ کی طرف اٹھی اور وہ بیتاب ہو کر حضورؑ کے سامنے آ گرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔"

(سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۱۰۸)

یہ واقعہ ایک مخالف کا ہے اس کی مخالفت تو اس کی پیشگی شرط سے عیاں ہے کہ میں احمدی محلہ میں داخل بھی نہ ہوں گا لیکن تقدیر کو کچھ اور منظور تھا ع

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

اس کی نگاہ اس چہرہ مبارک پر پڑی اور دل کی کیفیت بدل گئی۔ اس نے نہ کوئی کتاب پڑھی۔ نہ دلیل سنی۔ نہ بحث کی۔ وہ چہرہ دیکھا اور احمدیت کی صداقت کا شکار ہو گیا۔

(۳)

مشہور طبیب اور بزرگ مولوی قطب الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ :۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی دفعہ لدھیانہ تشریف لے گئے۔ انہی دنوں میں لدھیانہ میں ہی تھا اور پڑھا کرتا تھا۔ مجھے حضورؑ کے آنے کی خبر ہوئی تو میں بھی حضورؑ کو دیکھنے کے لئے سٹیشن پر گیا۔ جہاں میر عباس علی اور قاضی خواجہ علی اور نواب علی محمد صاحب آپؑ کے استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے پہلی دفعہ حضرت صاحبؑ کے ساتھ سٹیشن لدھیانہ پر ہی ملاقات کی اور پھر اس کے بعد کئی دفعہ حضورؑ کے جائے قیام پر بھی حاضر ہوتا رہا اور میں نے جب پہلی دفعہ حضرت صاحبؑ کو دیکھا تو میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ گویا جسم اندر سے بالکل پگھل گیا اور قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا مگر سنبھلا رہا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۳۹)

(۴)

ایسے بیسیوں واقعات ہیں جو آپؑ کی مقناطیسی شخصیت پر دال ہیں۔ کوئی غیر مرئی طاقت ہے جو دلوں کو کھینچتی ہے نگاہ پاک کا تیر ہے جو دلوں کے پار ہو جاتا ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ بیان کرتے ہیں کہ :۔

"ایک دفعہ حضرت صاحبؑ بڑی مسجد میں ٹہل رہے تھے۔ میں ایک کونہ میں قرآن شریف پڑھنے بیٹھ گیا۔ اس وقت اور کوئی شخص مسجد میں نہ تھا۔ حضورؑ نے ٹہلتے ٹہلتے ایک دفعہ ٹھہر کر میری طرف دیکھا اور میں نے اسی وقت آپؑ کی طرف دیکھا۔ جب میری اور حضورؑ کی نظر ملی تو خبر نہیں اس وقت حضورؑ کی نظر میں کیا تھا کہ میرا دل سینہ کے اندر پگھل گیا اور میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بڑی دیر تک دعا کرتا رہا اور حضورؑ ٹہلتے رہے پھر آخر حضورؑ نے ہی مجھ سے فرمایا۔ میاں عبداللہ! بہت ہو چکی اب بند کر دو!"

مولوی عبداللہ کہتے تھے کہ :۔

"میں نے اس دن سمجھا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ بعض وقت کامل کی ایک نظر انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

مولوی صاحب فرماتے تھے کہ جب حضورؑ کی محبت اور شفقت یاد آتی ہے تو میری جان گداز ہو جاتی ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۸۹)

پیرا نامی شخص جو پہاڑ کا رہنے والا تھا قادیان میں علاج کروانے آیا تھا وہ ایک چہرہ اور آپ کے حسن خلق کو دیکھ کر پھر قادیان کا ہی ہو رہا۔ اس کے رشتہ دار اسے لینے بھی آئے لیکن اس نے یہ در نہ چھوڑا۔

حافظ معین الدین عرف مانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں پہنچ کر پھر وہیں کا ہو رہا۔ وہ ظاہری آنکھوں سے بینا نہ تھے لیکن دل کی آنکھیں روشن تھیں کہ مسیح پاک کے قدموں میں پہنچ کر اس در سے پھر موت ہی اسے جدا کر سکی۔

خوست کے مرد مجاہد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ آسمان کی لالٹ اسلام کے چند صفحات کا مطالعہ کر کے قادیان میں اس چہرہ کو دیکھ کر ایسے جاں نثار تھے کہ مقتل میں جان دے دی لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

آپ تجزیہ کریں کہ احمدیت کی اشاعت کا سبب کیا تھا۔ اس شمع کے گرد پروانے کیوں اکٹھے ہوئے۔ اس مسئلہ کا وہ رخ اور سمجھ تھی ——— وہ فرزانے جو آئے تو پروانے آپہنچے ——— بخدا انہوں نے فاقے کاٹے۔ تنگیاں برداشت کیں لیکن اس شمع کے گرد ہی گھومتے رہے۔

احمدیت کی اشاعت کا سبب مسیح پاک کی دعائیں تھیں جو خدا کی تقدیر کو کھینچ لائیں۔ تازہ نشانات تھے۔ دلائل و براہین تھے جن کا کوئی جواب نہ تھا۔ مسیح پاک کا حسن خلق تھا کہ جس نے اس کا مشاہدہ کیا وہ آپؑ کا گرویدہ ہو گیا اور آج بھی مسیح پاکؑ کا خدا آسمانی تائید سے اس پیغام کو دنیا کے کونوں تک پھیلا رہا ہے۔ کچھ یہ ہے مرکز سلسلہ میں کتنے ہیں کہ پاس آتے ہیں اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں ......

...... اور ہی منور ...... چہرہ کو دیکھ کر احمدیت کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں اور کبھی مسیح پاک کا جانشین ابر رحمت بن کر دنیا کی خشک کھیتوں پر برستا ہے اور اس کے نتیجہ میں کشت ویراں لہلہاتی ہے۔ احمدیت خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر آئی ہے [illegible] ؎

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

○

اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے سنجیدہ طبقہ تک پہنچانے کے لئے الفضل میں اشتہار دیجئے!

○

درخواست ہائے دعا

ہماری جماعت کے دو دوست منور احمد صاحب اور غلام رسول صاحب قتل کے کیس میں ملوث کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی باعزت طور پر بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے

نیز خاکسار کی والدہ محترمہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(شیخ عبدالرحمٰن ۔ کنری (سندھ))

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمانخانہ مستورات کے چندہ کی ایک اور فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ ابھی پانچ چھ کمرے اور تعمیر ہونے ہیں۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کی وصولی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تاکہ روپے کی کمی کے باعث کام بند نہ کرنا پڑے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔	مکرمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ		۲۰۰-۰۰
۲۔	" کوثر فاروق صاحبہ	کراچی	۲۰۰-۰۰
۳۔	" طاہرہ مجید صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۴۔	" خضر سلطانہ صاحبہ مرحومہ از بیگم عبدالمجید بھٹی صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۵۔	" ثمینہ فیروز صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۶۔	" زبیدہ عزیز صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۷۔	" امۃ العزیز صاحبہ	"	۱۰۸-۰۰
۸۔	" زکیہ بٹ صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۹۔	لجنہ اماء اللہ	"	۱۱۱۴-۰۰
۱۰۔	" "	خانپور۔ رحیم یارخان	۷۴-۲۵
۱۱۔	" "	جہلم	۱۴۲-۰۰
۱۲۔	" "	ساہیوال	۲۷۰-۰۰
۱۳۔	" "	بھلوال	۷-۰۰
۱۴۔	" "	ربوہ	۴۷۱-۰۰
۱۵۔	" "	محمود آباد	۳۱-۰۰
۱۶۔	" "	سانگھڑ	۱۵-۰۰
۱۷۔	" "	واہ کینٹ	۲۰-۰۰
۱۸۔	" "	چک ۲۲ جنوبی سرگودھا	۱۰-۰۰
۱۹۔	" "	چک ۵۲ شمالی سرگودھا	۴۵-۰۰
۲۰۔	" "	گولیکی۔ گجرات	۱۵-۰۰
۲۱۔	" "	لاہور	۸۱۱-۵۹
۲۲۔	مکرمہ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ		۳۰۰-۰۰
۲۳۔	" شمیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب منجانب اللہ مرحوم موہلنکے چٹھہ۔ گوجرانوالہ		۲۶۰-۰۰
۲۴۔	" آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی منور احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ		۳۰۰-۰۰
۲۵۔	" امتیاز بیگم صاحبہ " " " " "		۲۰۰-۰۰
۲۶۔	" طاہرہ بیگم صاحبہ	مانو والہ فیصل آباد	۱۵۰-۰۰
۲۷۔	" امۃ النصیر لطیف صاحبہ	ملتان	۱۰۰-۰۰
۲۸۔	" غلام فاطمہ صاحبہ رض اہلیہ حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر رض والدہ سردار عبدالرشید صاحب و حمیدہ صابرہ صاحبہ	ربوہ	۳۱۲-۰۰
۲۹۔	" بیگم صاحبہ محمد اسحاق صاحب	ساہیوال	۱۰۰-۰۰
۳۰۔	" غلام فاطمہ صاحبہ	کماس۔ لاہور	۱۰۰-۰۰
۳۱۔	لجنہ اماء اللہ	چک چٹھہ۔ گوجرانوالہ	۱۴۶-۰۰
۳۲۔	" "	چارسدہ۔ پشاور	۵۰-۰۰
۳۳۔	" "	فیکٹری ایریا۔ شاہدرہ لاہور	۱۵-۰۰
۳۴۔	" "	تخت ہزارہ۔ سرگودھا	۱۰-۰۰
۳۵۔	" "	نوشہرہ	۲۷-۰۰
۳۶۔	" "	کویت	۱۲۸۵۲-۰۰
۳۷۔	" "	گھڑ منڈی	۵۰-۰۰
۳۸۔	" "	راولپنڈی	۱۰۰-۰۰
۳۹۔	" "	کھاریاں	۲۰۰-۰۰
۴۰۔	" "	لاڑکانہ	۱۶۰-۰۰
۴۱۔	" "	فیصل آباد	۹۵-۰۰ ※

ادارئیہ (بقیہ صفحہ ۲)

رجحان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے بلکہ اپنے وعدہ جات سے بڑھ کر ادائیگیاں کر کے ثابت کر دکھائیں گے کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے ہٹنے یا کسی ایک جگہ رکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو وقف جدید کے چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پورے جذبہ و جوش سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا مالی قربانیوں میں مسابقت کا جو فرقان اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے وہ نہ صرف قائم رہے بلکہ نمایاں سے نمایاں درخشندہ سے درخشندہ تر ہوتا چلا جائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

※ ۴۲	لجنہ اماء اللہ	لودھراں	۹۰-۰۰
۴۳۔	" "	پتوکی	۲۰-۰۰
۴۴۔	" "	چک ۱۴۷ فیصل آباد	۱۱-۰۰
۴۵۔	" "	حیدرآباد	۶۰-۰۰
۴۶۔	" "	شیخوپورہ	۵۰-۰۰
۴۷۔	" "	گرمولہ ورکاں	۹۹-۷۵
۴۸۔	" "	بھکر	۲۵-۰۰
۴۹۔	مکرمہ تقیہ رشید صاحبہ	ابوظہبی	۱۰۰-۰۰
۵۰۔	" عزیزہ بیگم صاحبہ	جھنگ	۵۰-۰۰
۵۱۔	" طاہرہ سلطانہ صاحبہ بنت فضل الرحمٰن صاحب بسمل دارالصدر شمالی ربوہ		۳۰-۰۰
۵۲۔	" محفوظ بیگم سید وقار احمد صاحب	کراچی	۲۰۲-۰۰
۵۳۔	" امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۵۴۔	" امۃ الشافی بیگم سید منور حسین صاحب	"	۲۰-۰۰
۵۵۔	" بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب	ربوہ	۵۰۰-۰۰
۵۶۔	" سکینہ اہلیہ محمد یوسف بلوچ صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ		۲۰-۰۰
۵۷۔	لجنہ اماء اللہ	چک 75/M.L میانوالی	۱۰۰-۰۰
۵۸۔	" اہلیہ صاحبہ تاثیر احمدی صاحب	کراچی	۱۰۰-۰۰
۵۹۔	لجنہ اماء اللہ	جیکب آباد	۵۰-۰۰
۶۰۔	" "	بھیرہ	۱۵-۰۰

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ عبدالرب خان صاحب) جو محترم ملک عبدالمالک خان صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور کی بڑی بہو ہیں سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کا پیٹ کا بڑا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(اظہر نعیم خان۔ ۳۴ عبدالکریم روڈ لاہور۔ ۵)

۲۔ مکرم عبدالحق صاحب جناح چوک ساہیوال بعارضہ فالج۔ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اب رو بصحت ہیں۔ آپ نے شکرانہ کے طور پر ۱۵/- روپے مساجد فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے استدعا کی ہے کہ احباب ان کی مکمل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۔ مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور اور ان کی اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ بھی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب زعیم انصار اللہ گردے کی تکلیف سے گزشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ مکرم محمد سلیم احمد صاحب بہاولپور کی اہلیہ محترمہ بھی گردے کی تکالیف سے بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۴۔ خاکسار چند دن سے اعصابی دردوں اور دوران سر کی شدید تکلیف میں مبتلا ہے اور احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے (نور الدین خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب کوئی انسان مقربِ الٰہی نہیں بن سکتا جبتک وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع نہ کرے

آپؐ کو کتاب بھی وہ عطا کی گئی جس میں دُنیا کی سب کی سب صداقتیں موجود ہیں

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ یہ ایک مختصر سی سورت ہے اور اس مختصر سی سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے جو جامع ہے۔ پھر بتایا کہ اس کے پورا ہونے پر شکریہ میں مخلوقِ الٰہی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ وہ پیشگوئی کیا ہے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تجھے ہم نے جو کچھ دیا ہے بہت ہی بڑا دیا ہے عظیم الشان خیر عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نبوت دیکھو تو قیامت تک وسیع کسی دوسرے نبی کو اس قدر وسیع وقت نہیں۔ یہ کثرت تو بلحاظ زمان ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا میں ظاہر فرمایا کہ میں سارے جہان کا رسول ہوں یہ کوثر مکان کے لحاظ سے عطا فرمائی۔ کوئی آدمی نہیں ہے جو یہ کہہ دے کہ مجھے احکامِ الٰہی میں اتباعِ رسالت پناہی کی ضرورت نہیں۔ کوئی صوفی کوئی بالغ مرد بالغ عورت کوئی ہو اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔ اب کوئی وہ خضر نہیں ہو سکتا جو لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا بول اُٹھے۔ یہ وہ موسیٰ ہے جس سے کوئی الگ نہیں ہو سکتا۔ کوئی آدمی مقرب ہو نہیں سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع نہ کرے۔

کتاب میں وہ سچی کوثر عنایت کی کہ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ کل دُنیا کی صداقتیں اور مضبوط کتابیں سب کی سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔

ترقی مدارج میں وہ کوثر! کہ جبکہ یہ سچی بات ہے۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ۔ پھر دُنیا بھر کے نیک اعمال پر نگاہ کرو جبکہ ان کے دال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو اُن کو جزائے نیک آپ کے اعمال میں شامل ہو کر کیسی ترقی مدارج کا موجب ہو رہی ہے۔

اعمال میں دیکھو! اتباع، فتوحات، عادات۔ علوم اخلاق میں کس کس قسم کی کوثر عطا فرمائی ہے۔

استحکام وحفاظتِ مذہب کے لئے دیکھو کس قدر مذاہب دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ دار خود ان لوگوں کو بنایا مگر قرآن کریم کی پاک تعلیم کے لئے فرمایا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ کیا کوثر ہے!!! اللہ تعالےٰ اس دین کی حمایت وحفاظت اور نصرت کے لئے تائید فرماتا ہے اور مخلص بندوں کو دُنیا میں بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقاتِ الٰہیہ میں ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر پتہ لگ سکتا ہے کہ کیونکر بندہ خدا کو اپنا لیتا ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صـ۳۱، صـ۳۲)

تاریخ لجنہ جلد چہارم

لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کی جلد چہارم جو ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۷ء تک کے حالات پر مشتمل ہے شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی جلد بیس روپے ہے۔ تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جلد سے جلد کتاب خرید لیں تا آپ کے پاس تاریخ کا مکمل سیٹ ہو جائے۔ تاریخ لجنہ جلد اوّل و دوم ختم ہو چکی ہیں جلد سوم کے صرف چند نسخے باقی ہیں۔ لجنات اپنی اپنی لجنہ میں کتاب منگوانے کی تحریک کریں۔ نیز تاریخ جلد سوم، مجلہ اُردو، لجنہ سپیکس، راہِ ایمان انگریزی، مقاماتِ النساء انگریزی بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔ بہنیں ان کتب کی خریداری کی طرف بھی توجہ دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سو فیصد بجٹ پورا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً یکصد مجالس انصار اللہ نے اپنے بجٹ سو فیصد پورے کر دئے ہیں۔ جملہ انصار اللہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سبقت لے جانے والی مجالس اور ان کے اراکین کے نفوس واموال میں برکت بخشے۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کے غلبہ کا حصول ہم سے بہت قربانیاں چاہتا ہے

تمام دُنیا میں اسلام کے غلبہ کا حصول ہم سے بہت قربانیاں چاہتا ہے تمام شیطانی طاقتیں اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ کے مطابق اس بات کے لئے جمع ہیں کہ اس مہم کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے ہم پر جن کے سپرد یہ عظیم کام ہوا ہے بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو اتنا مضبوط کر دیں کہ کسی وقت بھی روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام میں روک پیدا نہ ہو۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ پوری توجہ سے وصولیوں کا انتظام کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی تائی جان اہلیہ منشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم مختصر سی علالت کے بعد بھیرہ میں ۲۶،۲۵ رجون ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مقامی جماعت نے پڑھی اور وہیں تدفین عمل میں آئی مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور بڑی صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ اپنے پیچھے دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(محمود مجیب اصغر (انجنیئر) مکان ۱۰ گلی ۳۲ کینال پارک گلبرگ۔ لاہور)

(۲) مکرم عبدالسمیع صاحب آف صوبہ ڈیرہ ضلع خیرپور سندھ کی والدہ صاحبہ بتاریخ ۲۸ رجون ۱۹۷۸ء بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے پسماندگان میں چار لڑکے (مکرم عبدالسمیع صاحب عباسی، مکرم نعمت اللہ صاحب عباسی، مکرم ظفر اللہ صاحب عباسی مکرم نصر اللہ صاحب عباسی) اور چار لڑکیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ مقیم کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف

"مسیح ہندوستان میں"

عمدہ کاغذ وطباعت کے ساتھ اصل لاگت پر مل سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کی دوسری کتب کے لئے بھی ہم سے رجوع کیجئے۔

نظارت اشاعت لٹریچر وتصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴